محترم جناب مفتی صاحب

زید کی ملکیت میں کچھ زمین ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- ایک پلاٹ جسکی قیمت تقریباً 6 لاکھ ہوگی اپنے رہنے کیلئے خریدا تھا مگر ابتک اسکو بنوا نہ سکا خالی پڑا ہوا ہے۔ بنوانے کی مالی حیثیت نہیں ہے۔

2- ایک فلیٹ جسکی قیمت تقریباً 7 لاکھ ہوگی اسپر 3 لاکھ قرض بھی ہے۔ جسکی ادائیگی میری نوکری کے ریٹائرمنٹ پر ملنے والی رقم سے ادا کرنے کا ارادہ ہے۔ جسمیں ابھی دس سال باقی ہیں۔ اس فلیٹ کو کرایہ پر دیا ہوا ہے جسکا کرایہ 3 ہزار مہینہ ملتا ہے۔

3- اپنے والد صاحب کے گھر پر 2 کمروں کا ایک پورشن بنوایا تھا جسمیں میں خود رہتا تھا مگر اب وہ کرائے پر دیا ہوا ہے۔ اس سے 2000 ہزار کرایہ ملتا ہے۔

میں خود نوکری کرتا ہوں اور کرائے کے گھر پر رہتا ہوں جسکا کرایہ میرے بڑے بھائی جو باہر ملک میں رہتے ہیں ادا کرتے ہیں۔ میری جو آمدنی ہوتی ہے اور جو کرائے وصول ہوتا ہے۔ وہ مہینے میں خرچ ہو جاتا ہے۔ میرے پاس کوئی جمع شدہ رقم نہیں ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا مجھکو زکوٰۃ اور قربانی کرنی ہوگی۔ اگر کرنی ہو تو کیا قرض لیکر کرنا ضروری ہوگا جبکہ میرے پاس قرض ادا کرنے کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے۔

اگر کوئی اپنی زکوٰۃ کے ذریعہ سے میری مدد کرنا چاہئے تو کیا میں مستحق ہوں۔

برائے کرم ان باتوں کا جواب عنایت فرما دیں اللہ تعالیٰ آپکو بہت اجر عطا فرمائیں (آمین)

العارض

لئیق احمد - مکان نمبر 559 کورنگی تھانہ کراچی

0321-2595500

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
ذی نمبر ۸/۱۵۷
مورخہ

0021

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مسئولہ صورت میں چونکہ آپ کی ملکیت میں جو پلاٹ موجود ہے اسکی مالیت، اگر فلیٹ کا قرضہ منہا کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر یا اس سے زیادہ رہے تو آپ پر قربانی واجب ہے، اگر نقد رقم نہ ہو تو کسی سے قرض لے کر قربانی کرنا واجب ہے اور چونکہ یہ پلاٹ بیچنے کیلئے نہیں ہے، لہٰذا اس کی مالیت پر زکوٰۃ ادا کرنا آپ پر لازم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد طاہر غفرلہٗ	الجواب صحیح
محمد طاہر غفرلہٗ	
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی	نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ	۲۸ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ
۳ نومبر ۲۰۱۳ء	

نائب مفتی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۸/۱۵۷۱

۳۴/۱۲/۲۸

۲۰۱۳/۱۱/۳

Scanned by CamScanner